۸ ذوالقعدہ تا محرم الحرام ۱۴۳۹ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط: 7)

سفرِ حج کی اِحتیاطیں

حجاج کا اپنے خیموں میں دوسروں کو ٹھہرانا کیسا؟ 06

سفرِ حج میں امیرِ اہلسنّت کی احتیاطیں 08

طواف کے دوران سیلفی لینا کیسا؟ 10

قربانی کس پر واجب ہے؟ 19

کون سے دن قربانی کرنا افضل ہے؟ 23

ملفوظات:

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سفرِ حج کی اِحتیاطیں[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۳۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رُوح پَرور ہے: بے شک جِبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے مجھے بِشارت دی کہ اللہ پاک فرماتا ہے: جو آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے میں اُس پر رَحمت بھیجتا ہوں اور جو آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر سَلام پڑھتا ہے میں اُس پر سَلامتی بھیجتا ہوں۔[2]

بیکار گفتگو سے مِری جان چُھوٹ جائے
ہر وقت کاش! لَب پہ دُرُود و سَلام ہو (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...... یہ رِسالہ ۲۸ ذُوالقعدۃُ الحرام ۱۴۳۹ھ بمطابق 11 اگست 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، (اِس رِسالے میں ۲۱ ذُوالقعدۃُ الحرام ۱۴۳۹ھ بمطابق 04 اگست 2018 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرہ کا بھی کچھ حصّہ شامل کیا گیا ہے۔) جسے المدینۃُ العلمیہ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

[2] ...... مسند اِمام احمد، حدیث عبد الرحمٰن بن عوف الزھری، ۱/۴۰۷، حدیث: ۱۶۶۴ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

حج کب فرض ہوا؟

سُوال: حج کب فرض ہوا؟ کیا اِسلام سے پہلے بھی لوگ مکۂ مکرّمہ میں بَیْتُ اللہ کے طواف کے لیے آتے تھے؟

جواب: حج ۹ ہجری میں فرض ہوا۔[1] حج فرض ہونے سے قبل بھی کعبہ شریف کا طواف کیا جاتا تھا یہاں تک کہ کفّار بھی کعبہ شریف کا طواف کرتے تھے اور ان کا اَنداز یہ ہوتا تھا کہ وہ ننگے ہو کر تالیاں اور سیٹیاں بجاتے ہوئے طواف کرتے تھے۔[2]

اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کرنا

سُوال: عرب شریف کا پُرانا دور ویڈیو میں دِکھایا جاتا ہے، جس میں کچھ لوگ اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر سفر کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ پیدل چل رہے ہوتے ہیں، کیا آپ نے بھی پہلے حج کے موقع پر اِس طرح کا سفر کیا ہے یا ایسے مَناظِر دیکھے ہوں تو بیان فرمادیجیے؟

---

1 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحج، ۳/۵۱۷ دار المعرفۃ بیروت

2 ...... جیسا کہ پارہ 9 سورۃُ الاَنفال کی آیت نمبر 35 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی۔" اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیرِ کبیر میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُاللہ اِبنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: "قریش ننگے ہو کر خانۂ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے۔" یہ فعل ان کا یا تو اس اِعتقادِ باطل سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے یا اس شَرارت سے کہ ان کے اس شور سے سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز میں پریشانی ہو۔

(تفسیرِ کبیر، پ۹، الانفال، تحت الآیۃ: ۳۵، ۵/۴۸۱ ملتقطاً دار احیاء التراث العربی بیروت)

www.dawateislami.net

جواب: اونٹوں، گھوڑوں اور پیدل سفر کے مَناظِر 1967 ء سے بھی پہلے کے ہیں جبکہ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی میری پہلی حاضِری 1980 ء میں ہوئی تھی۔ راہِ مدینہ میں ایسی سواریاں دیکھنا یاد نہیں پڑتا، شاید اُس وقت اِن سواریوں پر قانونی پابندی لگ چکی تھی۔ اب تو اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کرنے کا تصوُّر بھی نہیں ہے اور یہ قانون سمجھ میں بھی آتا ہے کیونکہ ٹریفک اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ اس میں اگر کوئی اونٹ یا گھوڑا بِدَک کر کسی گاڑی سے ٹکرا جائے تو ایکسیڈنٹ ہو جانے کا اَندیشہ ہے اور چونکہ یہ جانور ہیں اِس لیے ٹریفک کے قَوانین بھی ان پر لاگو نہیں ہوتے۔ پھر یہ جانور لید اور گوبر وغیرہ بھی راستے میں کرتے ہیں، انہیں آسانی کے ساتھ چلنے کے لیے ریتلی زمین چاہیے کہ جانور ریتلی زمین پر تیز چل سکتے ہیں بِالْخُصُوص اونٹ کہ اسے تو ریگستان کا جہاز کہا جاتا ہے جبکہ دوسری گاڑیوں کے لیے ڈامر کی پکی سڑک ہونی چاہیے تو یوں ان سواریوں کا آپس میں میل مشکل ہے۔

بہر حال اِس طرح کے بہت سارے قَوانین عوام کی سہولت کے لیے ہوتے ہیں جب تک یہ خلافِ شَرع نہ ہوں ان پر عمل کرنا چاہیے۔ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں اِن پر سختی سے عمل کرایا جاتا ہے جبکہ ہمارے ہاں ایسا نہیں۔ جشنِ وِلادت اور جُلوسِ مِیلاد وغیرہ کے مَواقع پر اونٹوں اور گھوڑوں وغیرہ کو سڑکوں پر نہ لانے کی تَرغیب دِلائی جاتی ہے، اس کے باوجود لوگ ان

www.dawateislami.net

جانوروں کو سڑکوں پر لے آتے ہیں حالانکہ بِدَک جانے یا بھگدڑ مچ جانے کی صورت میں یہ لوگوں کو کُچل کر نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ راستے میں لِید اور پیشاب کرتے ہیں جس کی وجہ سے بدبو کے بھبکے اُٹھ رہے ہوتے ہیں۔ سڑکیں پکی ہونے کی وجہ سے پیشاب وغیرہ زمین میں جَذب نہیں ہو پاتا جس کی وجہ سے لوگوں کے کپڑوں پر چھینٹیں پڑتی ہیں اور ان کے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ کپڑے ناپاک ہو جانے کی صورت میں نماز ادا کرنے کے لیے الگ مَسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ جانور ہیں انہیں تو سمجھا نہیں سکتے لہٰذا انہیں لانے والوں کو ہی سمجھ جانا چاہیے۔

سفرِ حج سے متعلق خَریداری میں بھاؤ کم کروانا کیسا؟

سُوال: سفرِ حج سے مُتعلق خَریدی جانے والی چیزوں میں بھاؤ کم کروانا کیسا ہے؟

جواب: سفرِ حج سے مُتَعلقہ چیزوں میں بھاؤ کم نہ کروانا افضل ہے۔[1] حُجاج کو چاہیے کہ افضل پر عمل کریں اور سفرِ حج سے متعلقہ چیزوں کی خَریداری کرتے ہوئے بھاؤ کم نہ کروائیں اگرچہ بیچنے والا خوش فہمی کا شِکار ہو کر مسکرائے کہ میں نے اسے مہنگے داموں بیچ کر ٹھگ لیا ہے حالانکہ یہ بیچنے والے کی بھول ہے، چونکہ سفرِ حج

---

[1] ...... اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بھاؤ (میں کمی) کے لئے حُجّت (یعنی بحث و تکرار) کرنا بہتر ہے بلکہ سُنّت سوا اس چیز کے جو سفرِ حج کے لئے خَریدی جائے، اس (سفرِ حج کی خریداریوں) میں بہتر یہ ہے کہ جو مانگے دے دے۔ (فتاویٰ رضویہ، ١٧/ ١٢٨ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور)

www.dawateislami.net

کے متعلق خریداری ہے اور وہ بھی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک گلیوں میں اس لیے یہاں ٹھگا جانا بھی قبول ہے۔

مجھے زہر دینے والے بڑے کم نظر ہیں آقا
تیرے نام پر پلاتے تو کچھ اور بات ہوتی

اگر کوئی زیادہ کرایہ مانگے تو حُجاج کو چاہیے کہ بحث نہ کریں اور اپنا یہ ذہن بنائیں کہ جہاں لاکھوں روپے خرچ کیے وہاں سو پچاس روپے زیادہ خرچ کر دینے سے فرق نہیں پڑے گا۔ پھر حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں نیکی کے کام میں خرچ کرنے کا ثواب بھی اپنے وَطن کے مُقابلے میں زیادہ ہے کہ "حَرم میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے ایسے ہی ایک گناہ کا عذاب بھی ایک لاکھ ہے۔"[1] اِس کے عِلاوہ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے مَساکین پر خرچ کرنے کو بھی اپنے لیے سعادت سمجھیں بلکہ ہو سکے تو ان سے مہنگے داموں میں اَشیاء خَریدیں۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اگر کسی فقیر (یعنی غریب و محتاج) سے کوئی شے خَریدے تو اس بات میں کوئی حَرج نہیں کہ زیادہ رقم کو بَرداشت کرے اور آسانی پیدا کرے، اِس صورت میں بھی یہ اِحسان کرنے والا قرار پائے گا۔[2] لہٰذا ہر جگہ بال کی کھال

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/۴ ۱۴ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

2 ...... احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب والمعاش، الباب الرابع... الخ، ۱۰۳/۲ دار صادر بیروت

www.dawateislami.net

اُتارنے کے بجائے رِضائے اِلٰہی پانے کے لیے غریبوں سے مہنگے داموں میں بھی خَریداری کر لینی چاہیے مثلاً کوئی شخص 100 روپے کی چیز بیچ رہا ہے اور وہی چیز کوئی غریب 250 میں بیچ رہا ہے تو اِس نیت سے غریب سے 250 میں خَرید لی جائے کہ ہو سکتا ہے صبح اس غریب کے گھر میں ناشتے کے لیے کچھ نہ ہوا ہو اور وہ بھوکا آیا ہو لہٰذا میں اس سے مہنگے داموں خرید لیتا ہوں تاکہ وہ اور اس کے بچے دوپہر میں کوئی عمدہ کھانا کھا سکیں۔ مہنگے داموں خَریدتے ہوئے بیچنے والے کو یہ نہ کہا جائے کہ تم زیادہ دام بتا کر مجھے بیوقوف بنا رہے ہو حالانکہ میں سب سمجھتا ہوں اور میں صِرف اللہ پاک کی رِضا حاصِل کرنے کے لیے تم سے مہنگے داموں خَرید رہا ہوں کہ اِس طرح کہنے سے اُس کی دِل آزاری ہو سکتی ہے بلکہ بھولے بھالے اور اَنجان بَن کر خَریدیں اِس سے اُس کا دِل خوش ہو جائے گا۔

حُجاج کا اپنے خیموں میں دوسروں کو ٹھہرانا کیسا؟

سُوال: کیا حج کے موقع پر حاجی اپنے ہوٹل کے کمرے اور مِنیٰ یا عَرَفات کے خیمے میں کسی دوسرے حاجی کو ٹھہرا سکتا ہے؟

جواب: حج کے موقع پر حُجاجِ کِرام کو ہوٹلوں میں کمرے اور مِنیٰ وعَرَفات میں خیمے رہنے کے لیے دیئے جاتے ہیں جن میں حاجیوں کی مخصوص تعداد رہتی ہے، یعنی ہوٹل کے ایک کمرے میں پانچ اور مِنیٰ وعَرَفات کے خیمے میں کم وبیش 20 حُجاج ہوتے ہیں۔ اگر کوئی حاجی اپنے کمرے یا خیمے والے حُجاجِ کِرام کے عِلاوہ کسی

www.dawateislami.net

دوسرے حاجی کو اپنے ساتھ ٹھہرائے گا تو دِیگر حُجاجِ کِرام اس کی وجہ سے آزمائش میں آسکتے ہیں اور وہ شخص ان کی حق تلفی کرنے کی وجہ سے گناہ گار بھی ہو گا۔ لہٰذا کسی بھی حاجی کے لیے دوسرے حاجی کو اپنے کمرے میں ٹھہرانا جائز نہیں اگرچہ ان کا مُعَلِّم ایک ہی ہو کیونکہ کمرے میں تعداد زیادہ ہونے سے آزمائش ہو سکتی ہے۔ نیز ہوٹل اور خیمے کی اِنتظامیہ کسی بھی حاجی کو خیمہ یا کمرہ دینے سے پہلے اس کے ساتھ رہنے والے اَفراد کی تعداد معلوم کرتی ہے، پھر اسی حِساب سے کِرایہ وُصول کیا جاتا ہے اگر کوئی حاجی کسی ایسے حاجی کو اپنے ساتھ ٹھہرانے کی کوشش کرے جس کا کرایہ ہی نہیں دیا گیا تو سخت گناہ گار ہو گا۔

حج پر جانے والی شخصیات کے لیے اِحتیاطیں

سُوال: شخصیات سے ملنے کے لیے بہت سے لوگ ان کے کمروں یا خیموں میں چلے جاتے ہیں، ایسی صورت میں شخصیات کو کیا اِحتیاطیں کرنی چاہئیں؟

جواب: جب کوئی مشہور شخصیت حج پر جاتی ہے تو لوگ جوق دَر جوق ان سے ملنے آتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے کمرے یا خیمے میں بہت بھیڑ ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً اس کمرے یا خیمے میں موجود دِیگر حُجاجِ کِرام سخت آزمائش میں آجاتے ہیں اب نہ تو وہ اپنی اِنفرادی عبادت کر پاتے ہیں اور نہ ہی ان کے لیے آرام کرنا ممکن ہوتا ہے۔ لہٰذا وہاں موجود حُجاجِ کِرام کو چاہیے کہ وہ حتَّی الْاِمکان کسی دوسرے حاجی کے کمروں یا خیموں میں نہ جائیں اور شخصیات بھی کوئی ایسی راہ

نکالیں کہ ان کے پاس کم سے کم لوگ آئیں تا کہ ان کے ساتھ موجود دِیگر حُجاجِ کِرام آزمائش کا شِکار نہ ہوں۔ عموماً ایک دو مہمانوں کا آکر مُلاقات کرنا باعثِ تکلیف نہیں ہوتا مگر آنے والوں کی بِھیڑ لگی رہنا مُناسب نہیں اور بعض اوقات بھیڑ کی وجہ سے حقوقُ الْعِباد تلف (یعنی بندوں کے حقوق ضائع) ہونے کا بھی اَندیشہ ہوتا ہے۔ خُصُوصاً مِنٰی اور عَرَفات میں کیونکہ وہاں خیموں میں رُکنے والوں کو پانی بھی مخصوص مِقدار میں دیا جاتا ہے اور ان کے بَیْتُ الْخَلا بھی مخصوص ہوتے ہیں۔ اگر ان شخصیات سے ملنے والے کثیر تعداد میں ان کے خیمے میں جمع ہوگئے تو دِیگر حُجاجِ کِرام پریشان ہو جائیں گے اور انہیں اِسْتِنْجا و وُضو میں بہت دُشواری پیش آئے گی۔

سفرِ حج میں اَمیرِ اہلسنّت کی اِحتیاطیں

جب مجھے حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً کی سعادت نصیب ہوتی ہے تو میں اسلامی بھائیوں سے یہی کہتا ہوں کہ خُدارا میری رِہائش جس خیمے یا ہوٹل میں ہو اس کا پتا کسی کو بھی نہ دیا جائے۔ اگرچہ بہت سے اہلِ محبت مُلاقات کے خواہش مند ہوتے ہوں گے لیکن مجھے حقوقُ الْعِباد تَلَف ہونے کا شدید خوف رہتا ہے۔ اگر میرے مُحِبِّین (یعنی محبت کرنے والوں) کو میرے خیمے یا ہوٹل کا عِلْم ہوا تو وہاں بہت زیادہ بِھیڑ ہو جائے گی اور کئی حُجاجِ کِرام تکلیف میں آجائیں گے۔ ہو سکتا ہے وہ زبان سے تو اپنی تکلیف کا اِظہار نہ کریں مگر دِل ہی

www.dawateislami.net

دِل میں بُرا مانیں کہ نہ جانے کیسا آدمی ہے ہمیں تکلیف میں ڈال کر خود بڑے سکون سے لوگوں کے ہجوم میں بیٹھا ہے۔ نیز اگر وہ دعوتِ اسلامی سے واقِف ہوئے تو اس کے بارے میں بھی دُرُست رائے قائم نہیں کریں گے۔ مِنٰی اور عَرَفات میں تو بہت زیادہ آزمائش کا سامنا کرنا پڑ جائے گا کیونکہ وہاں خیموں میں مَردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی ہوتی ہیں اور ہم ان کے پَردے کا اِہتمام کرتے ہوئے دَرمیان میں چادریں لٹکا دیتے ہیں۔ اگر کثیر اسلامی بھائی مجھ سے مُلاقات کے لیے آ گئے تو پَردے میں موجود اسلامی بہنیں پریشان ہو جائیں گی اور انہیں پَردے کے مُعاملات میں سخت دُشواری پیش آئے گی۔ ہوٹل یا خیموں کے عِلاوہ کسی اور مقام پر بھی میں مُلاقات کے لیے نہیں بیٹھ سکتا کیونکہ وہاں بھی سخت بِھیڑ لگ جانے کا اَندیشہ رہے گا جس سے آنے جانے کا راستہ متأثر ہو سکتا ہے لٰہذا یہ بھی مُناسِب نہیں۔ ہجوم کی وجہ سے وہاں پر موجود پولیس والے کسی کو ایک جگہ پر مستقل بیٹھنے بھی نہیں دیتے بلکہ حج کے موقع پر کیونکہ بہت ہجوم ہو جاتا ہے اِسی وجہ سے وہاں کے مقامی لوگوں کے لیے حج کرنے کے سخت قَوانین بنا دیئے گئے ہیں۔ ورنہ پہلے گِرد و نَواح بلکہ جَدّہ تک سے کئی لوگ حج کے لیے آ جایا کرتے تھے جس کی وجہ سے شدید اِزْدِحام ہو جاتا تھا مگر اب اس کی اِجازت نہیں ہے۔ ایسی صورت میں اگر میں ہجوم لگا کر بیٹھ گیا تو کئی مَسائل کا سامنا ہو سکتا ہے۔ لٰہذا سفرِ حج میں جو اسلامی بھائی مجھ سے ملنا چاہتے ہیں وہ میدانِ

www.dawateislami.net

عَرَفات میں دُعا کے موقع پر مُلاقات فرما لیا کریں اِس کے عِلاوہ کسی بھی مقام پر مُلاقات کی صورت میں پریشانی ہو سکتی ہے۔

طواف کے دَوران سیلفی لینا کیسا؟

سُوال: دَورانِ طواف بہت سے لوگ سیلفی یا مووی بنا رہے ہوتے ہیں تا کہ زندگی کا یادگار لمحہ محفوظ رہے، ان کا ایسا کرنا کیسا؟

جواب: یادگار لمحے کو محفوظ رکھنے کے لیے سیلفی لینے کی ممانعت تو نہیں لیکن جو یکسوئی اور خُشوع و خُضوع کے مَواقع ہیں مثلاً دَورانِ طواف اور مُواجَہہ شریف کی حاضِری وغیرہ تو وہاں سیلفی یا وِیڈیو بنانے سے اِجتِناب کرنا چاہیے بلکہ موبائل فون کی گھنٹی بھی بند کر دینی چاہیے کیونکہ یہ خُشوع و خُضوع کے مانِع ہے۔ پہلے پہل حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں تصویر سازی پر پابندی تھی، جو ایسا کرتے پکڑا جاتا تو اِنتظامیہ والے اس سے کیمرہ لے کر توڑ دیتے لیکن موبائل فون آنے کے بعد گویا اِنتظامیہ نے بھی ہار مان لی۔ اب کئی لوگ موبائل فون کے ذَریعے وِیڈیو یا فوٹو بنانے میں مَصروف ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ مشغول رہتے ہوئے کبھی بھی عبادت میں یکسوئی نہیں مِل سکتی بلکہ دَورانِ طواف، سَعی، وُقُوفِ عَرَفات اور دِیگر رَش والی جگہوں پر فوٹو یا وِیڈیو بنانے کی صورت میں گناہ میں پڑنے کا بھی اَندیشہ ہے، وہ اِس طرح کہ دائیں بائیں موجود عورت یا اَمرد بھی وِیڈیو یا فوٹو میں آ سکتے ہیں اور اگر ایسا نہ بھی ہوا

جب بھی جتنا وقت فوٹو یا ویڈیو بنانے میں صَرف ہو گا وہ عبادت سے خالی رہے گا جبکہ اِس مبارک سفر کا ایک ایک لمحہ بہت قیمتی ہے۔ خاص کر طواف تو بہت اَہم عبادت ہے بلکہ یہ ایسی عبادت ہے جو صِرف خانۂ کعبہ میں ہی ہو سکتی ہے، اِسی بِنا پر خانۂ کعبہ میں حاضِر ہونے والے کے لیے افضل ہے کہ نفلی نماز اور دِیگر نفلی عبادات کے بجائے صِرف طواف میں اپنا وقت صَرف کرے۔(1) اِس مُبارَک سفر میں تو اپنے گناہوں کو یاد کر کے قدم قدم پر شرمندگی اور نَدامت کا اِحساس ہو، ہر وقت بس یہی خیال دِل و دماغ پر چھایا رہے کہ ایک بھاگا ہوا مجرم اپنے پاک ربّ کی بارگاہ میں حاضِر ہوا ہے لہٰذا اسے کوئی بھی لمحہ گپ شپ، شاپنگ یا آپس کی ہنسی مذاق میں گزارنا زیب نہیں دیتا۔ ہمارے بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن تو اِس تصوُّر کی وجہ سے اِس مُبارک سفر میں سواری پر بیٹھنا بھی پسند نہ فرماتے تھے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا مالِک بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار حج کے لئے بَصرہ سے پاپیادہ نکلے۔ کسی نے عرض کی کہ آپ سوار کیوں نہیں ہوتے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا کہ بھاگا ہوا غُلام جب اپنے مولا کے دَربار میں صُلح کے لئے حاضِر ہو تو کیا اسے سُوار ہو کر آنا چاہیے؟ خُدا کی قسم! اگر میں مکۂ مُعَظَّمہ زَادَہَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں انگاروں پر چلتا ہوا

---

1 ...... مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: مسجدِ حرام میں بجائے نوافل کے طواف بہتر ہے۔ (مِراٰۃُ المناجیح، ۱/ ۴۳۷)

www.dawateislami.net

آ ؤں تو بھی کم ہے۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کا اِس مُبارَک سفر میں کیسا ذوق و شوق ہوتا تھا کہ پیدل چلنا تو دَرکنار انگاروں پر چل کر آنے کو بھی کم سمجھتے تھے۔ کاش! ہمیں بھی ان کے ذوق سے کچھ حِصّہ مِل جاتا اور طواف کے دَوران رونا، نگاہیں جھکا کر مَسْتانہ وار گردِ کعبہ گھومنا نصیب ہو جاتا۔ یاد رہے کہ "دَورانِ طواف پریشان نظری یعنی اِدھر اُدھر فضول دیکھنا مکروہ ہے۔"[2] لہٰذا نظریں جھکائے دِل ہی دِل میں دُعائیں مانگتے ہوئے طواف کیجئے کہ یہ لمحے زندگی میں بار بار نہیں آتے۔ کروڑوں مسلمانوں میں سے آپ کو ربّ تعالیٰ نے اپنے دَر کی حاضِری کے لیے چُنا ہے لہٰذا اِن لمحات کی قدر کیجئے۔

حالتِ اِحرام میں خود بخود بال جھڑ جائیں تو۔۔۔؟

سُوال: عموماً لوگ عمرہ کرنے کے بعد حلق کرواتے ہیں مگر آپ نے عمرے کی اَدائیگی سے پہلے ہی حلق کروالیا ہے اس میں کیا حِکمت ہے؟

جواب: میں نے حلق نہیں کروایا بلکہ تَقْصِیر کروائی ہے کیونکہ حلق بالوں کو مونڈنے کا نام ہے جبکہ میں نے سر پر مشین پِھروائی ہے تاکہ بال نہ جھڑیں۔ جن کے بال

مدینہ

1 ...... تنبیہ المغترین، الباب الاول من اخلاق السلف الصالح، ص۴۹ دار المعرفۃ بیروت

2 ...... فتاوٰی رضویہ، ۱۰/ ۷۴۵ ماخوذاً

www.dawateislami.net

جھڑتے ہوں ان کے لیے اِحرام باندھنے سے پہلے بال بالکل چھوٹے کروالینا بہتر ہے تاکہ وُضو وغیرہ میں پانی لگنے سے بال نہ جھڑیں ورنہ کفارہ لازِم آئے گا۔ اَلبتہ داڑھی شریف کے بال جھڑتے ہوں تو داڑھی مونڈنے یا ایک مٹھی سے کم کروانے کی اِجازت نہیں کیونکہ داڑھی رکھنا واجِب ہے، مونڈوانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا ناجائز و حرام ہے۔ ہاں! اگر خود بخود بال جھڑ جائیں یا بیماری کی وجہ سے سارے بال ہی گر پڑیں تو کوئی کفارہ نہیں۔[1]

ٹھنڈا آبِ زَم زَم پینا کیسا؟

سُوال: حَرَمَینِ طَیِّبَین زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا میں آبِ زَم زَم شریف کے کُولر لگے ہوئے ہوتے ہیں جن میں ٹھنڈا اور سادہ دونوں طرح کا پانی ہوتا ہے، زائرین کو کون سا پانی پینا چاہیے؟

جواب: زَم زَم شریف شِفا اور بَرَکت والا پانی ہے لیکن جن کو ٹھنڈا پانی مُوافِق نہیں آتا تو وہ آبِ زَم زَم بھی ٹھنڈا نہ پئیں ورنہ نزلہ، زُکام، بخار اور گلے کی خرابی جیسی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ حَرَمَینِ طَیِّبَین زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا میں ہر جگہ اے سی (A.C) چل رہے ہوتے ہیں، اب زائرین میں بہت سے لوگ اے سی (A.C) کے عادی نہیں ہوتے یا اگر عادی ہوں جب بھی اے سی (A.C) کی ٹھنڈک سے ایک دَم باہر تیز گرمی میں نکلیں گے یا تیز گرمی سے فوراً اے سی

[1] لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی سقوط الشعر، ص۳۲۷ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

(A.C) میں جائیں گے تو یہ اِنسانی صحت کے لیے نُقصان دِہ ہے، پھر اوپر سے ٹھنڈا ٹھنڈا آبِ زَم زَم یا کولڈ ڈرنک پینے سے بیماری کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اگر بیمار نہ بھی ہوئے تب بھی ایک پریشانی تو آنی ہی آنی ہے وہ یہ کہ ٹھنڈا پانی پینے سے بار بار پیشاب آتا ہے، چونکہ حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں اِسْتِنْجا خانے اور وُضو خانے دور ہوتے ہیں اور ان پر رَش بھی ہوتا ہے لہٰذا قیمتی وقت اِسْتِنْجا خانے کے چکر لگانے میں ہی گزر جائے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اِسْتِنْجا خانے جاتے جاتے کچھ قطرے بھی نکل جائیں اور یوں ناپاکی کی صورت میں دُہری پریشانی کا سامنا کرنا پڑ جائے، لہٰذا جن کی طبیعت کو ٹھنڈا پانی مُوافِق بھی ہے وہ بھی حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں ٹھنڈا آبِ زَم زَم پینے کے بجائے مِکس کر کے پئیں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وُضو کافی دیر تک بَرقرار رہے گا، عبادت کے لیے وقت ملے گا اور یکسوئی بھی نصیب ہو گی۔

حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کے کبوتروں کو اُڑانا کیسا؟

سُوال: لوگ حج و عمرہ کرنے کے لیے جاتے ہیں تو وہاں حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کے کبوتروں کو دانہ ڈالتے ہیں، یہ کبوتر دانہ چگ رہے ہوتے ہیں تو لوگ ان کے بیچ میں سے ہو کر گزرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے ان کبوتروں کو بار بار اُڑنا پڑتا ہے، تو کیا یہ کبوتروں کو تنگ کرنا اور اِیذا دینا کہلائے گا؟

جواب: اگر وہ جگہ ایسی ہے جہاں سے لوگ گزرتے ہیں اور ان کے گزرنے کی وجہ

سے کبوتر تھوڑا بِدَک کر اُڑ جاتے ہیں لیکن پھر آ کر دانہ چُگنے لگتے ہیں تو اسے اِیذا دینا نہیں کہا جائے گا۔ حَرَم کے کبوتروں کی یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ وہ اتنا جلدی اُڑتے نہیں، دِیگر مقامات کے کبوتروں کے مقابلے میں وہ بہادر ہوتے ہیں کیونکہ انہیں وہاں کوئی پکڑتا نہیں اور نہ ہی بلی وغیرہ کوئی جانور ان پر جھپٹتا دیکھا گیا ہے اس لیے ان کے دِل کھل جاتے ہیں جبکہ دِیگر مقامات کے کبوتروں کو خوف لاحِق ہوتا ہے وہ فوراً اُڑ جاتے ہیں۔

ہاں اگر کوئی انہیں بیٹھنے اور دانہ چُگنے ہی نہ دے، بار بار انہیں اُڑا دے تو یہ ان کی تکلیف و اِیذا کا باعث ہے۔ اِسی طرح اگر وہاں سے گزرنے کا کوئی متبادِل راستہ ہے یا وہاں سے تھوڑا ہٹ کر گزر سکتے ہیں لیکن اِس کے باوجود کوئی جان بوجھ کر ان کے بیچ میں سے گزرتا ہے تاکہ یہ اُڑیں تو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو، بیچ میں کوئی ٹپک پڑے اور اسے کھانے سے روک دے تو اسے ناگوار گزرتا ہے یوں ہی ہو سکتا ہے انہیں بھی ناگوار گزرتا ہو۔ پھر حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کے کبوتروں کا اَدب و اِحترام کتنا ہے یہ ہر عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے۔

حُجّاج کے لیے قربانی کا جانور خریدنے کی اِحتیاطیں

سُوال: حُجّاجِ کِرام حج کے شکرانے کی قربانی کرتے ہیں تو انہیں قربانی کا جانور خریدتے وقت کیا اِحتیاطیں کرنی چاہئیں کہ اُن کی قربانی دُرُست ہو جائے؟

www.dawateislami.net

جواب: حُجاجِ کِرام کا حج کے شکرانے میں مِنیٰ میں قربانی کرنا سُنَّت ہے مگر فی زمانہ اِس سُنَّت پر عمل نہیں کیا جا سکتا کہ اِنتظامیہ کی طرف سے مِنیٰ میں قربانی کرنے پر پابندی ہے۔ چونکہ لاکھوں حُجاج قربانی کرتے ہیں اِس لیے اِنتظامیہ نے اپنی سہولت کے پیشِ نظر مُزْدَلِفَہ میں مَذْبَح خانہ قائم کر رکھا ہے۔ یاد رکھیے! حج کے شکرانے کی قربانی کا حُدُودِ حَرَم میں ہونا واجِب ہے۔ عَرَفات شریف حُدُودِ حَرَم سے باہر ہے اور مُزْدَلِفَہ حُدُودِ حَرَم میں داخِل ہے اس لیے مَذْبَح خانے میں قربانی کرنے سے حُدُودِ حَرَم میں قربانی کا واجِب ادا ہو جاتا ہے۔ حُجاج کو قربانی کا جانور خریدتے ہوئے بہت زیادہ اِحتیاط کی حاجت ہے کیونکہ وہاں بڑا جانور مثلاً اُونٹ پانچ سال کا اور گائے دو سال کی مِلنا بہت دُشوار ہوتا ہے۔ اگر حجاج کو مُزْدَلِفَہ میں قربانی کے لائق جانور نہیں مِل پاتا تو وہ حُدُودِ حَرَم میں ہی واقع ”سُوقِ حَلاقہ“ کا رُخ کریں وہاں انہیں قربانی کی شَرائط کے مُطابِق جانور مِل جائے گا۔ تجربہ کار لوگ ”سُوقِ حَلاقہ“ میں ہی اپنی قربانیاں کرتے ہیں مگر ہر حاجی ”سُوقِ حَلاقہ“ سے جانور خَریدنے کے وَسائل نہیں پاتا۔ یاد رکھیے! حج کے شکرانے کی قربانی اپنے ہاتھ سے کرنے میں ہی عافیت ہے۔ بہت سے حجاج کاروان والوں کو حج کے شکرانے کی قربانی کے پیسے جمع کروا دیتے ہیں۔ اگرچہ ہر کاروان والے چور اُچکے اور چیٹر نہیں ہوتے مگر بعض کاروان والے قربانی کرنے کے بجائے قربانی کے پیسے خود کھا جاتے ہوں گے۔ حجاج کو چاہیے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے

www.dawateislami.net

کریں یا پھر کسی دِیانت دار اور پرہیزگار کاروان والے کو رَقم دے کر اپنی قربانی کا وَکیل بنا دیں۔ حجاج اللہ پاک کے مہمان ہوتے ہیں مگر انہیں بھی دونوں ہاتھوں سے لوٹا جاتا ہے۔ حج کے دِنوں میں کرایوں کے دام بھی بڑھا دیئے جاتے ہیں جس کے سبب حجاج کو آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عام دِنوں میں مِنیٰ سے مسجدِ حَرام شریف تک کا کرایہ دو رِیال ہوتا ہے مگر جب حاجی مِنیٰ سے طوافِ زیارت کے لیے مسجدِ حَرام شریف جاتے ہیں تو کرایہ دو رِیال سے بڑھا کر 20 یا 30 رِیال کر دیا جاتا ہے۔

اِسی طرح حَرم شریف میں قربانی کے جانور بیچنے والے ان جانوروں کو بھی "هٰذَا کَامِل، هٰذَا کَامِل" کہہ کر چلا رہے ہوتے ہیں جو قربانی کی شَرائط پر پورا نہیں اُترتے مثلاً قربانی کی شَرائط میں سے ہے کہ جانور کے کان ثابت ہوں اور اگر کوئی کان کٹا بھی ہو تو ایک تہائی سے زیادہ نہ کٹا ہو ورنہ قربانی نہیں ہو گی لیکن عوام اور بیچنے والے شاید سمجھتے ہیں کہ کان کا مٹھی میں آنا ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ حَرم شریف میں بیچنے والے کان مٹھی میں پکڑ پکڑ کر دِکھا رہے ہوتے ہیں لیکن اصل مَسئلہ یہی ہے کہ "اگر جانور کا کان ایک تہائی سے زیادہ کٹا ہوا ہو تو قربانی نہیں ہو گی۔"[1] مٹھی سے کم زیادہ ہونا مِعیار نہیں۔

یوں ہی بیچنے والے کم عمر جانور کو بھی "هٰذَا کَامِل" کہہ دیتے ہیں لیکن ظاہر

مدینہ

[1] ...... دُرِّمختار، کتاب الاضحیۃ، ۹/۵۳۶-۵۳۷

www.dawateislami.net

ہے کہ کم عمر جانور کسی کے کامل کہہ دینے سے کامل نہیں ہو جاتا اور نہ ہی ان کا حَرَم میں ایسا کہنا ان کی سچائی کی دَلیل بن سکتا ہے۔ حجاجِ کرام کو چاہیے کہ بیچنے والوں کی باتوں میں آنے کے بجائے جانوروں کے کان، دُم اور عمر وغیرہ سب اچھی طرح جانچ کر ہی جانور خَریدیں اگرچہ کچھ مہنگا ملے۔ دو پیسے بچانے کے لیے اپنی قربانی کو داؤ پر نہ لگائیں۔ معمولی عیب ہونے کی صورت میں اگرچہ قربانی ہو جائے گی مگر ذرا غور تو کیجیے کہ جب ہم اپنی زندگی میں اچھے سے اچھا کھاتے، مہنگے سے مہنگا سوٹ پہنتے اور عمدہ سے عمدہ گاڑی اِستعمال کرتے ہیں تو پھر اللہ پاک کی راہ میں کیوں نہ سب سے اچھے، عمدہ اور بیش بہا جانور کی قربانی پیش کریں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدْقے سب کچھ ملا ہے لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے قربانی کرنے کے لیے منڈی کے سب سے عمدہ جانور کو خَریدا جائے اور خَریدتے وقت اس کا بھاؤ بھی کم نہ کروایا جائے بلکہ جتنے پیسے مالک نے مانگے ہیں اس سے زیادہ پیش کیے جائیں، لیکن یہ جذبہ اب کہاں! بعض اَمیر لوگ بہت عیش و عشرت والی زندگی گزارتے ہیں حتّٰی کہ ان کے بَیْتُ الْخَلا بھی لاکھوں کے بنے ہوتے ہیں لیکن اللہ پاک کی راہ میں پیسہ دیتے وقت ایسا لگتا ہے گویا ان کی جان نکل رہی ہے۔ اَوّلاً تو زکوٰۃ ہی نہیں ادا کرتے اور اگر دے بھی دیں تو غریبوں کو خوب دھکے کھلاتے اور توہین آمیز انداز اپناتے ہیں یقیناً یہ رَوَیّہ بالکل بھی دُرُست نہیں۔

www.dawateislami.net

قربانی کس پر واجب ہے؟

سُوال: قربانی کرنا کس پر واجب ہے؟

جواب: 10 ذُوالْحِجَّةِ الْحَرام کی صبحِ صادِق سے لے کر 12 ذُوالْحِجَّةِ الْحَرام کے غُروبِ آفتاب تک کے دَرمیان اگر کوئی مسلمان عاقِل، بالغ، مقیم اور صاحبِ نِصاب ہو اور وہ نِصاب اس کے قرض اور ضَروریاتِ زندگی میں مُسْتَغْرَق (یعنی ڈوبا ہوا) نہ ہو تو اِس صورت میں قربانی واجب ہو گی۔

کیا مُسافِر پر قربانی واجب ہے؟

سُوال: کیا مُسافر پر قربانی واجب ہے؟

جواب: جو شَرْعاً مُسافِر ہے اس پر قربانی واجب نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر کا اِعتبار ہے یا دانت نکالنے کا؟

سُوال: کیا ایسے جانور کی قربانی جائز ہے جو اپنی قربانی کی عمر پوری کر چکا ہو مگر اس نے دانت نہ نکالے ہوں؟ بقر عید کے موقع پر بیوپاری گاہکوں سے کہتے ہیں کہ ہمارے اس جانور نے اگرچہ دانت نہیں نکالے مگر یہ اپنی قربانی کی عمر پوری کر چکا ہے تو گاہک وہ جانور خَریدنے کے لیے تیار نہیں ہوتے اور کہتے ہیں کہ دانت نکالنا ضَروری ہے، اگر وہی جانور بیوپاری آدھی قیمت پر دینے کے لیے تیار ہو جائے تو گاہک اسے خَرید لیتے ہیں، ان کا ایسا کرنا کیسا؟

جواب: جو جانور قربانی کی عمر پوری کر چکے ہوں ان کی قربانی جائز ہے اگرچہ انہوں نے

www.dawateislami.net

دانت نہ نکالے ہوں۔ قربانی کے جائز ہونے کے لیے اُونٹ کی عمر کم از کم پانچ سال، گائے کی دو سال اور بکرا، بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ کی ایک سال ہونا ضَروری ہے۔ اَلبتہ اگر دُنبہ یا بھیڑ کا چھ مہینے کا بچہ اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔یاد رکھیے! قربانی جائز ہونے کے لیے جانوروں کی عمر پوری ہونا ضَروری ہے نہ کہ دانت نکالنا کیونکہ جو جانور آزاد گھوم پھر کر چَرتے اور نوچ نوچ کر گھاس کھاتے ہیں وہ مسلسل دانتوں سے گھاس کھینچتے رہنے کے سبب اپنی قربانی کی عمر پوری ہونے سے پہلے ہی دانت نکال دیتے ہیں اور جو جانور بندھے ہوئے ہوتے ہیں وہ بسااوقات عمر پوری ہونے کے باوجود دانت نہیں نکال پاتے۔ جانوروں کی عمر کے مُعاملے میں لوگ بیوپاریوں پر اِس لیے اِعْتماد نہیں کرتے کہ کثرت سے جھوٹ اور دھوکا دہی کے باعِث اُن کا بیوپاریوں سے اِعْتماد اُٹھ چکا ہوتا ہے۔ بعض بیوپاری جانوروں کی کٹی ہوئی دُم ٹیپ لگا کر جوڑ دیتے ہیں اور جس رنگ کے جانور کے بال ہوتے ہیں ٹیپ پر اسی طرح کا رنگ لگا دیتے ہیں جس کے باعِث خَریدار کو یہ معلوم نہیں ہو پاتا کہ جانور کی دُم کٹی ہوئی ہے اور پھر جب وہ بیچارہ اُسے گھر لے جا کر دُم سے پکڑتا ہے تو دُم نکل کر اُس کے ہاتھ میں آجاتی ہے۔ اِسی طرح بعض بیوپاری جانوروں کے دانت دِکھاتے ہوئے بھی دھوکا دہی سے کام لیتے ہیں۔ اگرچہ سب بیوپاری دھوکے باز نہیں ہوتے مگر لوگ

www.dawateislami.net

اِیماندار بیوپاریوں پر بھی اِس لیے اِعْتِماد نہیں کرتے کہ دودھ کا جَلا چھاچھ پُھونک پُھونک کر پیتا ہے۔

اگر بیوپاری باشرع اور نیک آدمی ہے اور وہ کہتا ہے کہ جانور کی عمر پوری ہے، گاہک کو اس پر اِعْتِماد ہے کہ وہ جانور کی عمر بتانے میں جھوٹ نہیں بول رہا تو اس صورت میں اگر گاہک نے اُس سے جانور خرید کر قربانی کر لی تو اس کی قربانی ہو جائے گی اگرچہ دانت نہ نکلے ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور چاہے وہ گائے ہو یا بکرا چار دانت کا ہونا چاہیے، بکرا اگر چار دانت کا ہو تو اس کا گوشت عمدہ ہوتا ہے مگر ہمارے یہاں دو دانت کی رَسم چل پڑی ہے۔ جانور خَریدنے والے بھی دو دَانت کا مُطالبہ کرتے ہیں اور بیوپاری بھی دو دَانت کی صَدائیں لگاتے ہیں۔ بسااوقات جانور آٹھ دانت (یعنی بڑی عمر) کا ہوتا ہے مگر بیوپاری خَریدار کو صِرف دو دانت نُمایاں طور پر دِکھاتے ہیں اور بقیہ دانت اپنی اُنگلیوں سے چھپا لیتے ہیں اور پھر فوراً جانور کا مُنہ بند کر دیتے ہیں۔ رہی بات یہ کہ جس جانور کے کم عمری کی وجہ سے دانت نہیں نکلے ہوتے لوگ اسے آدھی قیمت میں خرید لیتے ہیں تو یہ آدھی قیمت پر خَریدنے والے شاید گوشت فروش ہوتے ہوں گے جو ایسے جانوروں کو قربانی کے لیے نہیں بلکہ ذَبح کر کے ان کا گوشت بیچنے کے لیے خَرید لیتے ہوں گے۔

www.dawateislami.net

جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا یہ پہچان کیسے ہو؟

سُوال: جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا، اس کی پہچان کیسے کی جا سکتی ہے؟

جواب: جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا، اس کی پہچان یہ ہے کہ جو دانت اچھی طرح نہیں نکلے ہوتے وہ سارے چھوٹے سے ایک لائن میں سفیدی کی طرح نظر آتے ہیں اور جو دانت نکل چکے ہوتے ہیں وہ اس سفیدی سے تھوڑا ہٹ کر اُبھری ہوئی جگہ سے نکلتے ہیں اور چوڑے ہوتے ہیں اور اُن پر کچھ پیلاہٹ سی ہوتی ہے۔ اگر جانور آٹھ دانت کا بالکل ضعیف ہے تو اُس کے آٹھوں دانت ایک ہی لائن میں نظر آئیں گے اور اُن پر پیلاہٹ بھی دِکھائی دے گی۔ بہر حال جانور کے دانتوں کی پہچان ہر ایک نہیں کر سکتا لہٰذا جانور خریدتے وقت تجربہ کار آدمی کا ساتھ ہونا بہت مُفید ہے۔

بڑے جانوروں کو چھوٹی گاڑیوں میں گُھسا کر لانا کیسا؟

سُوال: قربانی کے جانوروں کو منڈی سے خرید کر گھر لانے کے لیے گاڑیوں کی ضَرورت پڑتی ہے، بعض لوگ پیسے بچانے کے لیے بڑے جانوروں کو بھی چھوٹی گاڑیوں میں زبردستی گُھسا کر، لِٹا کر اور رَسیوں سے باندھ کر لاتے ہیں جس کی وجہ سے جانوروں کو بہت تکالیف ہوتی ہے اور بسا اوقات وہ شدید زخمی بھی ہو جاتے ہیں اس بارے میں کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: جس طرح اِنسان کو تکلیف دہ چیزوں سے اَذیت پہنچتی ہے اور وہ اپنے آپ کو

www.dawateislami.net

ان سے بچانے کی کوشش کرتا ہے ظاہر ہے اِسی طرح جانوروں کو بھی تکلیف دہ چیزوں سے اَذیت ہوتی ہے۔ چند پیسوں کی خاطِر اس طرح بڑے جانوروں کو چھوٹی گاڑیوں میں زبردستی گُھسا کر، لِٹا کر اور رَسیوں سے باندھ کر لانا بِلاوجہ جانوروں کو اِیذا دینا اور اُن پر ظلم کرنا ہے۔ جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بھی سخت تر ہے کیونکہ مسلمان تو مقابلہ کرے گا، عدالت میں جا کر کیس کر دے گا اس کے عِلاوہ اور بہت کچھ کر سکتا ہے لیکن یہ بے زبان جانور کس کے آگے فَریاد کرے گا۔[1] یاد رکھیے! مَظلوم جانور بلکہ مَظلوم کافر کی بھی بَددعا قبول ہوتی ہے۔ جنہوں نے ایسا کیا ہے وہ توبہ کریں اور آئندہ ہرگز اس طرح کے اَنداز اِختیار نہ کریں۔

کون سے دِن قربانی کرنا افضل ہے؟

سُوال: عید کے کون سے دِن قربانی کرنا افضل ہے؟

جواب: عید کے تینوں دِن قربانی کرنا جائز ہے اَلبتہ پہلے دِن قربانی کرنا افضل ہے۔ عید کے پہلے دِن عموماً قَصّاب زیادہ پیسے لیتے ہیں تو بعض لوگ تھوڑے سے پیسے بچانے کے لیے افضل عمل کو چھوڑ کر عید کے دوسرے یا تیسرے دن قربانی

مدینہ

1 ...... جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر (اب دُنیا میں سب کافر حَربی ہیں) ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیونکہ جانور کا مُعین و مددگار اللہ پاک کے سِوا کوئی نہیں۔ (دُرِّمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر و الاباحة، فصل فی البیع، ۹/۶۶۳)

www.dawateislami.net

کرتے ہیں۔ یوں چند پیسوں کی خاطر اتنا مہنگا جانور لانے کے باوجود پہلے دِن قربانی کرنے کی فضیلت پانے سے خود کو محروم کر دیتے ہیں۔ پہلے دِن قَصّاب کا زیادہ رَقم لینا اگرچہ نفس پر گِراں گزرتا ہے مگر ہمیں اپنا یوں ذہن بنانا چاہیے کہ جو نیک عمل نفس پر جتنا زیادہ گِراں گزرتا ہے اس کا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ عطا کیا جاتا ہے۔[1]

یاد رکھیے! عِیْدُ الْاَضْحٰی کے دِن جانور ذَبح کرنے سے افضل کوئی عمل نہیں ہے۔ لہٰذا کوئی مجبوری نہ ہو تو پہلے دِن ہی قربانی کی جائے اگرچہ کچھ رَقم زیادہ خرچ ہو گی لیکن اس کو نقصان نہ سمجھا جائے بلکہ اس کے عِوض آخرت میں ملنے والے عظیم ثواب پر نظر رکھی جائے۔ اگر کسی کے گھر میں دوسرے یا تیسرے دن دَعوت ہوتی ہے اس وجہ سے وہ پہلے دِن قربانی نہیں کرتا تو اُسے چاہیے کہ پہلے دِن قربانی کر کے اس کا گوشت فریج میں رکھ دے اور اگلے دن دَعوت میں اِستعمال کر لے کیونکہ ایک دو دِن میں گوشت کے ذائقے میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ فقط لذّتِ نفس کے لیے پہلے دِن قربانی کے عظیم ثواب سے محروم ہو جانا دانش مندی نہیں بلکہ محرومی ہے۔ جس طرح تاجر مال کے نفع پر نظر رکھتا ہے اِسی طرح ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ مال کے نفع سے زیادہ نیکیوں

---

1 ...... حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم بِن اَدھَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: دُنیا میں جو عمل جتنا دُشوار ہو گا بروزِ قیامت میزانِ عمل میں اُتنا ہی زیادہ وَزن دار ہو گا۔ (تذکرۃ الاولیا، ۱/۹۵ اِنتشاراتِ گنجینہ تہران)

www.dawateislami.net

کے نفع پر نظر رکھے اور اس کے لیے کوشش بھی کرتا رہے۔

شکنجے میں جکڑ کر جانور ذبح کرنا کیسا؟

سُوال: یورپین ممالک میں چھوٹے جانور کو ذبح کرنے کے لیے مخصوص شکنجے میں جکڑا جاتا ہے تاکہ رَسیوں سے باندھنے اور پکڑنے کی مَشقَّت سے بچا جاسکے، ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: بکرے اور دُنبے وغیرہ کو مخصوص شکنجے میں جکڑ کر ذبح کرنے میں اور تو کوئی حَرَج نہیں لیکن ایک سُنَّت تَرک ہو جاتی ہے وہ یہ کہ ذَبْح کرنے والا اپنا دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں جانور کی گردن کے دائیں (یعنی سیدھے) حصّے (یعنی گردن کے قریب پہلو) پر رکھے اور ذَبح کرے۔ اَلبتہ اس شکنجے کے ذَریعے جکڑنے میں ایک فائدہ بھی ہے کہ جانور کئی غیر ضَروری تکالیف سے بچ جاتا ہے مثلاً بعض لوگ بکرے کو اُٹھا کر پٹختے ہیں یا پتھریلی زمین پر گراتے ہیں جو یقیناً بِلاوجہ کی اِیذا ہے لیکن اِس مخصوص شکنجے کے ذَریعے لِٹانے میں یہ دونوں تکالیف نہیں ہوں گی۔ نیز اِس شکنجے کی ہَیئَت ایسی ہے کہ جانور کو لِٹا کر پیٹ سے جکڑ لیا جاتا ہے اور پاؤں آزاد ہوتے ہیں تو یہ طِبّی لحاظ سے بھی اچھا ہے اس لیے کہ جانور جتنا زیادہ ہاتھ پاؤں مارے گا اتنا ہی مُضِر صحت خون بہہ جائے گا۔ بہر حال شکنجے میں کَس کر ذَبح کریں یا رَسیوں سے باندھ کر، جانور کو بے جا تکلیف دینے کی ہر گز اِجازت نہیں۔ جو لوگ بکرے کی گردن چٹخا دیتے ہیں یا بڑے جانور کی چُھرا گھونپ کر

www.dawateislami.net

دِل کی رَگیں کاٹ دیتے ہیں یا ذَبح کرتے ہوئے ہڈی پر چھری مارتے ہیں تو انہیں اس سے بچنا ضَروری ہے۔ خُدانا خواستہ مَرنے کے بعد یہی جانور مُسلَّط کر دیا گیا تو پھر کیا بنے گا؟

قربانی کے جانور کے بال اور اُون وغیرہ کاٹنا کیسا؟

سُوال: قربانی کے بعض جانوروں کے جسم پر بہت بڑے بڑے بال ہوتے ہیں، انہیں ذَبح کرتے وقت اگر دُشواری ہو رہی ہو تو کیا ان بالوں کو کاٹ سکتے ہیں؟ اگر کسی نے وہ بال کاٹ دیئے تو ان بالوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی کے جانور کے بال اور اُون وغیرہ کاٹنا مکروہ ہے۔ اگر کسی نے بال یا اُون وغیرہ کاٹ دی تو ان چیزوں کو نہ تو وہ اپنے اِستِعمال میں لا سکتا ہے اور نہ ہی کسی غنی کو دے سکتا ہے بلکہ ان بالوں اور اُون وغیرہ کو کسی شَرعی فقیر پر صَدَقہ کرنا ہوگا۔[1] رہی بات ذَبح کے وقت دُشواری پیش آنے کی تو اس کے لیے پورے بدن کے بال کاٹنا تو دُور کی بات گلے کے بال کاٹنے کی بھی ضَرورت نہیں بلکہ گلے پر پانی وغیرہ ڈال کر جگہ بنائی جا سکتی ہے۔

بے وضو یا بے نمازی کا ذبیحہ

سُوال: قصّاب عموماً بے وضو، بے نمازی اور داڑھی منڈے ہوتے ہیں تو کیا ان سے جانور ذَبح کروانا دُرُست ہے؟ نیز جانور کو ذَبح کرنے کے حوالے سے چند مَدَنی

مـــدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۳۴۷، حصہ: ۱۵ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

پُھول بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: جانور ذَبح کرنے کے لیے باوُضو، نمازی اور داڑھی والا ہونا شَرط نہیں لہٰذا اگر داڑھی مُنڈے، بے وُضو اور بے نمازی شخص نے بھی جانور ذَبح کیا تب بھی جانور حَلال ہو جائے گا۔ ❁ ذابح (یعنی ذَبح کرنے والے) کا مَرد ہونا بھی شَرط نہیں، عورت یا سمجھ دار بچہ بھی ذَبح کر سکتے ہیں اَلبتہ جو بھی ذَبح کرے اُسے ذَبح کے وقت اللہ کا نام لینا ضَروری ہے۔[1] ❁ اگر کسی نے جان بوجھ کر اللہ کا نام چھوڑ دیا مثلاً دو آدمی مِل کر ذَبح کر رہے تھے، ایک نے یہ سوچ کر اللہ کا نام نہ لیا کہ دوسرے نے کہہ دیا ہے میرا کہنا ضَروری نہیں تو جانور مُردار ہو جائے گا۔[2] ❁ ذَبح کے وقت "بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر" کے اَلفاظ کہنا بہتر ہے، شَرط نہیں لہٰذا اگر کسی نے فقط لفظ "اللہ" کہہ کر چھری چلادی تب بھی جانور حَلال ہو جائے گا۔[3] ❁ اگر بھولنے کے سبب اللہ کا نام نہ لیا تب بھی جانور حَلال ہو جائے گا۔[4]

اِجتماعی قربانی کی اِحتیاطیں

سُوال: اِجتماعی قربانی کرنے والوں پر کیا کیا شَرعی ذِمَّہ داریاں بنتی ہیں؟

جواب: اِجتماعی قربانی کے مَسائل بہت پیچیدہ اور مشکل ہیں لہٰذا اِجتماعی قربانی کرنے

مدینہ

1 ...... دُرِّ مُختار مع رَدُّالمحتار، کتاب الذبائح، ۹/ ۴۹۶ ماخوذاً

2 ...... دُرِّ مُختار مع رَدُّالمحتار، کتاب الذبائح، ۹/ ۵۰۴

3 ...... فتاویٰ ھندیة، کتاب الذبائح، الباب الاوّل فی رکنه...الخ، ۵/ ۲۸۵ دار الفکر بیروت

4 ...... ھدایة، کتاب الذبائح، ۲/ ۳۴۷ دار احیاء التراث العربی بیروت

www.dawateislami.net

والوں کے لیے لازِم ہے کہ وہ اِس سے متعلقہ ضَروری مسائل سیکھیں یا پھر عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی مکمل راہ نُمائی میں ہی قربانی کریں۔ بدْ قِسمتی سے لوگوں نے اِجتماعی قربانی کو ایک کاروبار بنالیا ہے، بعض اِدارے بھی عُلَمائے کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی راہ نُمائی لیے بغیر اِجتماعی قربانی کرتے ہیں اور کُھلم کُھلا غلطیاں کرکے لوگوں کی قربانیاں ضائع کر بیٹھتے ہوں گے۔ ہر ایک کو عذابِ آخرت سے ڈرنا چاہیے اور شَرْعی تقاضے پورے ہونے کی صورت میں ہی اِجتماعی قربانی میں ہاتھ ڈالنا چاہیے۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی میں اِجتماعی قربانی دارُ الْاِفتا اہلسنّت کی مکمل راہ نُمائی میں ہی ہوتی ہے۔ مُلک اور بیرونِ ملک اِجتماعی قربانی کا اِرادہ رکھنے والے ذِمّہ داران کی پہلے مُفتیانِ کِرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام تَربیت فرماتے ہیں۔ پھر تَربیتی نِشَست میں شرکت کرنے والوں کا اِمتحان ہوتا ہے اور جو اِمتحان میں کامیابی حاصِل کرتے ہیں تو انہیں ہی مَدَنی مرکز کی طرف سے اِجتماعی قربانی کی اِجازت ملتی ہے۔ نیز دارُ الْاِفتا اہلسنّت کی طرف سے ”اِجتماعی قربانی کے مَدَنی پھول“ کے نام سے ایک رِسالہ بھی شائع کیا جا چکا ہے۔

کپڑے ناپاک ہو جاتے ہوں تو نماز کیسے ادا کریں؟

سُوال: مویشی منڈی میں بیوپاریوں کے کپڑے اکثر ناپاک ہو جاتے ہیں اور دوسرے پاک کپڑے نہیں ہوتے اگر ان ہی کپڑوں کو پاک کرنے جائیں گے تو جانور چوری ہونے کا اَندیشہ ہے ایسی صورت میں وہ نماز کس طرح ادا کریں؟

www.dawateislami.net

جواب: جو لوگ اِس طرح کا کام کرتے ہیں جس میں ان کے کپڑے پاک نہیں رہتے مثلاً وہ مویشی پالتے یا بیچتے ہیں اور جانوروں کے پیشاب کی چھینٹیں یا گوبر ان کے کپڑوں پر لگ جاتا ہے یا وہ جانور ذبح کرتے ہیں اور خون لگنے کی وجہ سے ان کے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو انھیں چاہیے کہ وہ اپنے ساتھ پلاسٹک کی تھیلی میں پاک کپڑوں کا ایک جوڑا رکھیں جسے نماز کے وقت میں پہن کر نماز ادا کی جا سکے۔ خُصُوصاً عِیْدُ الْاَضْحٰی کے موقع پر کیونکہ اس دِن قصّاب وغیرہ کے کپڑے ناپاک ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ نیز پاک جوڑے کے ساتھ ایک تہبند بھی ہو تاکہ کسی مُناسب مقام پر اس کی آڑ میں کپڑے بدلے جا سکیں۔ تہبند اور وہ پاک جوڑا کسی کپڑے کے تھیلے میں رکھ کر اس کو پلاسٹک کی تھیلی میں ڈال لیں اور اسے اچھی طرح بند کر دیں۔

یاد رَکھیے! نماز فرض ہے جو ہر حال میں پڑھنا ضَروری ہے کسی بھی بیوپاری یا قصّاب کے کپڑے ناپاک ہونے کی وجہ سے نماز مُعاف نہیں ہو گی۔ لہٰذا انھیں چاہیے کہ نماز کو اس کے وقت میں ہی پڑھنے کا اِہتمام کریں۔ خُدانخواستہ اگر کسی بیوپاری یا قصّاب کو جانوروں کے خون یا پیشاب وغیرہ سے الرجی ہو جائے تو وہ اپنے ساتھ ایک نہیں بلکہ کئی صاف جوڑے رکھے گا اور حتَّی الْاِمْکان اپنے کپڑوں کو ناپاک ہونے سے بچائے گا، جہاں ذرا خون یا پیشاب کپڑوں پر لگا فوراً کپڑے بدلے گا تاکہ الرجی کی وجہ سے کُھجلی شروع نہ ہو جائے۔ یہ دُنیوی

www.dawateislami.net

خارِش ہے جب اسے بَرداشت کرنا بہت مشکل ہے تو اگر نماز ترک کرنے کے جُرم میں قیامت کے دِن خارِش کا عذاب مُسَلَّط کر دیا گیا تو کیا بنے گا؟ یاد رکھیے! دوزخ کا ہلکے سے ہلکا عذاب بھی کسی کے لیے بَرداشت کرنا ممکن نہیں ہے تو اس دَردناک عذاب سے چھٹکارے کے لیے گناہوں سے بچتے رہیے اور وقت پر نمازیں ادا کرنے کا اِہتمام کیجیے۔

جنَّت طلب کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی اَہمیت

سُوال: دُعا میں جنَّت کا سُوال کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی کیا اَہمیت ہے؟

جواب: اللہ پاک سے جنَّت کا سُوال کرنا اور جہنم سے پناہ مانگنا سُنَّتِ مُبارَکہ ہے جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَنقول طَویل دُعا میں یہ اَلفاظ بھی ہیں: وَاَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ وَّاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَّعَمَلٍ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے جنَّت اور جنَّت سے قریب کرنے والے اَعمال کا سُوال کرتا ہوں اور جہنم اور اس سے قریب کرنے والے اَعمال سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔[1] لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ روزانہ کم اَز کم تین تین بار اللہ پاک سے جنَّت میں داخلے اور دوزخ سے بچنے کی دُعا مانگ لیا کریں۔ سَرورِ ذِیشان، رَحمتِ عالمیّان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص اللہ پاک سے تین مرتبہ جنَّت کا سُوال کرتا ہے تو جنَّت کہتی ہے: "اے اللہ پاک!

---

[1] ابنِ ماجه، کتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، حدیث: ۳۸۴۶، ۴/۲۷۱ دار المعرفة بیروت

www.dawateislami.net

اسے جنَّت میں داخِل فرما۔" اور جو تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: "اے اللہ پاک! اسے جہنم سے پناہ عطا فرما۔"(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے کہ جنَّت کی طَلب اور جہنم سے پناہ مانگنے کی دُعا عَرَبی میں ہی کرنا ضَروری نہیں، اپنی مادری زبان میں بھی یہ دُعا روزانہ تین تین بار کرلیں گے تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیان کردہ فضیلت حاصِل ہو جائے گی۔

کاش ہر گھر میں عالِمِ دِین ہو!

سُوال: آپ اپنی خواہش کا اِظہار کرتے ہیں کہ کاش! ہر گھر میں عالِمِ دِین ہو، اگر کسی کی بیٹیاں ہی ہوں تو وہ آپ کی خواہش کو کیسے پورا کرے؟

جواب: اگر کسی کو اللہ پاک نے بیٹیوں ہی سے نوازا ہے تو انہیں عالمہ بنادے تب بھی میری خواہش پوری ہو جائے گی۔ ایک ہی بچے کو حافظِ قرآن اور عالِمِ دِین بنانے کے بجائے بہتر یہ ہے کہ تمام بچوں کو ہی حافظِ قرآن اور عالِمِ دِین بنانے کی کوشش کی جائے۔ والدین کی اپنی عمر تو بیت گئی اب خود حافظِ قرآن یا عالِمِ دِین نہیں بن سکتے تو اپنی اولاد کو ہی حافظ یا عالِم بنا کر اَجر و ثواب کمالیں۔ اگر اولاد کو حافظ یا عالِم نہ بھی بنا سکیں تب بھی شریعت و سُنَّت کے مُطابق ان کی تَربیت تو کرنی ہی ہو گی ورنہ اس معاملے میں کوتاہی قیامت کے دِن پھنسوا کر رُسوائی کا سبب بن سکتی ہے۔

---

(1) ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ما جاء فی صفۃ انہار الجنۃ، ۴ / ۲۵۷، حدیث: ۲۵۸۱ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	کیا مُسافر پر قربانی واجب ہے؟	19
حج کب فرض ہوا؟	2	قربانی کے جانور کی عمر کا اِعتبار ہے یا دانت نکالنے کا؟	19
اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کرنا	2	جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا یہ پہچان کیسے ہو؟	22
سفرِ حج سے متعلق خَریداری میں بھاؤ کم کروانا کیسا؟	4	بڑے جانوروں کو چھوٹی گاڑیوں میں گھسا کر لانا کیسا؟	22
حجاج کا اپنے خیموں میں دوسروں کو ٹھہرانا کیسا؟	6	کون سے دِن قربانی کرنا افضل ہے؟	23
حج پر جانے والی شخصیات کے لیے اِحتیاطیں	7	شکنجے میں جکڑ کر جانور ذبح کرنا کیسا؟	25
سفرِ حج میں اَمیرِ اہلسنّت کی اِحتیاطیں	8	قربانی کے جانور کے بال اور اُون وغیرہ کاٹنا کیسا؟	26
طواف کے دَوران سیلفی لینا کیسا؟	10	بے وضو یا بے نمازی کا ذبیحہ	26
حالتِ اِحرام میں خود بخود بال جھڑ جائیں تو۔۔۔؟	12	اِجتماعی قربانی کی اِحتیاطیں	27
ٹھنڈا آبِ زَم زَم پینا کیسا؟	13	کپڑے ناپاک ہو جاتے ہوں تو نماز کیسے ادا کریں؟	28
حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن کے کبوتروں کو اُڑانا کیسا؟	14	جنّت طلب کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی اَہمیت	30
حجاج کے لیے قربانی کا جانور خریدنے کی اِحتیاطیں	15	کاش ہر گھر میں عالمِ دِین ہو!	31
قربانی کس پر واجب ہے؟	19	❉ ❉ ❉	❉